ازعدالت عظمیٰ

5 اپریل 1957

ریاست مدھیہ پردیش

بنام

ویریشور راؤ اگنیہوتری

(ایس آر داس سی چیف جسٹس، جافر امام، ایس کے داس، گووندا مینن اور اے کے سرکار جج صاحبان۔)

سابقہ رہائی۔مجموعہ تعزیرات بھارت کے دفعہ 409 اور دفعہ 5(2) کے تحت انسداد رشوت ستانی روک تھام کے لئے سماعت۔دفعہ 5(2) کے تحت الزام سے بری ہونا-کیا دفعہ 409 کے تحت سزا پر پابندی ہے۔مجموعہ ضابطہ فوجداری کا دفعہ 403۔آئین ہند کا آرٹیکل 20(2)-عام فقروں کے دفعہ 26 کے قوانین۔

ملزم پر ایک خصوصی جج نے مجموعہ تعزیرات بھارت کے دفعہ 409 اور انسداد رشوت ستانی روک تھام ایکٹ کے دفعہ 5(2) کے تحت جرائم کا مقدمہ چلایا۔ اسے دفعہ 409 کے تحت مجرم قرار دیا گیا تھا لیکن جج نے فیصلہ دیا کہ ملزم پر دفعہ 5(2) کے تحت مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا کیونکہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے عہدے سے کم کے پولیس افسر کے ذریعے کوئی تفتیش نہیں کی گئی تھی۔دفعہ 409 کے تحت سزا کے خلاف ملزم کی اپیل پر، عدالت عالیہ نے سابقہ بری ہونے کے نظریے کو لاگو کرتے ہوئے فیصلہ دیا کہ دفعہ 5(2) کے تحت الزام کے سلسلے میں جج کا حکم اس جرم کے لیے بری ہونے کے مترادف ہے اور انہی حقائق پر دفعہ 409 کے تحت کوئی سزا نہیں ہو سکتی:

فیصلہ کیا گیا کہ مجموعہ تعزیرات بھارت کے دفعہ 409 اور انسداد رشوت ستانی روک تھام ایکٹ کے دفعہ 5(2) کے تحت جرائم مختلف اور الگ تھے اور دفعہ 409 کے تحت مقدمے کی سماعت اور سزا پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا ہے اگر ملزم کو دفعہ 5(2) کے تحت بری کر دیا گیا ہو۔

اوم پرکاش گپتا بنام دی اسٹیٹ آف یو پی، [1957] ایس سی آر 423 لاگو۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 403(1) کا کوئی اطلاق نہیں ہے جہاں کئی جرائم کے لیے صرف ایک سماعت ہوتی ہے، جن میں سے کچھ میں ملزم شخص کو بری کر دیا جاتا ہے حالانکہ اسے ایک جرم میں سزا سنائی جاتی ہے۔آئین کا آرٹیکل 20 بھی لاگو نہیں ہوتا ہے جہاں ملزم پر پہلے ہی مقدمے کی سماعت نہیں ہوئی تھی اور اسے قبل مقدمے میں اسی جرم کے لیے بری

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and integrity of this document

کیا گیا تھا۔

جہاں ایک ہی مقدمے میں دو متبادل الزامات ہیں، یہ حقیقت میں کہ ملزم کو ان میں سے ایک سے بری کر دیا جاتا ہے، دوسرے پر سزا کو نہیں روکے گا۔

فوجداری اپلیٹ کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیلیں نمبرس 130 اور 131 بابت 1954۔

اپیل نمبر 42 اور 43 بابت 1953 میں سابق مدھیہ بھارت عدالت عالیہ کے 11 ستمبر 1953 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیلیں۔

اپیل کنندہ کی طرف سے شیو دیال اور آر۔ ایچ۔ دھیبر۔

مدعا علیہ کی طرف سے بی۔ سی۔ مشرا، امیکس کیوری۔

5 اپریل 1957 کو عدالت کا فیصلہ گووندا مینن جج کے ذریعے سنایا گیا تھا۔

ریاست مدھیہ بھارت، جو یکم نومبر 1956 کے بعد موجودہ ریاست مدھیہ پردیش میں ضم ہو گئی تھی، نے 11 اپریل 1954 کو اس عدالت سے 11 ستمبر 1953 کو مدھیہ بھارت کی عدالت عالیہ کے جوڈیکیچر کے ذریعے مدعا علیہ کے حق میں منظور کیے گئے بری ہونے کے فیصلے اور حکم کے خلاف اسی عدالت کے سامنے اپیل گزار نے دو اجتماعی فوجداری اپیل نمبروں 42 اور 43 سال 1953 میں اپیل کرنے کے لیے خصوصی اجازت حاصل کی تھی۔ ان دونوں اپیلوں میں فیصلے کا سوال یہ ہے کہ عدالت عالیہ نے بری کرنے کا حکم دینے میں کس حد تک جواز پیش کیا۔

یہاں پر مدعا علیہ لشکر، گوالیار کی میونسپل کمیٹی میں ٹیکس کلیکٹر تھا، اور اس پر سٹی مجسٹریٹ اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، لشکر کی عدالت میں، سب سے پہلے 23 اکتوبر 1951 کو چالان کے ذریعے، مجموعہ تعزیرات بھارت کے ذیلی دفعہ 468، 477-A اور 409 اور بدعنوانی کی روک تھام ایکٹ II کے دفعہ 5(2) سال 1947 کے تحت جرائم کے لیے مقدمہ چلایا گیا۔ جس میں اس نے ٹیکس کلیکٹر کی حیثیت سے سپرد کیے گئے 7000 روپے سے زیادہ کی رقم کا خرد برد کیا، اور مذکورہ لین دین کے دوران مختلف جرائم کا ارتکاب کیا۔ 4 جولائی 1952 کو ان کے خلاف اسی عدالت میں اسی طرح کی دفعات کے تحت دوسری شکایت درج کی گئی تھی کہ انہوں نے 1950 میں اسُی طرح کے حالات میں مجموعی طور پر 3500 روپے کی رقم کا خرد برد کیا تھا۔۔ جب کہ یہ دونوں شکایات ٹرائل عدالت میں زیر التواء تھیں، 28 جولائی 1952 کو فوجداری قانون ترمیم ایکٹ (ایکٹ نمبر 46 بابت 1952) نافذ ہوا اور اس قانون کی دفعہ 6 کے ذریعے ریاستی حکومت نے انسداد رشوت ستانی کی روک تھام ایکٹ II بابت 1947 کی دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت کسی جرم کے مقدمے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کی سماعت کے لیے خصوصی جج مقرر کرنے کا اختیار دیا گیا۔اسی قانون کی دفعہ 7 میں کہا گیا ہے کہ مجموع ضابطہ فوجداری، یا فی الحال نافذ کسی دوسرے قانون میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود، انسداد رشوت ستانی کی روک تھام کے قانون کی دفعہ 5 (2) کے تحت کسی جرم کی سماعت صرف ایک خصوصی جج کے ذریعے کی جاسکتی ہے، جسے فوجداری قانون ترمیم قانون کی دفعہ 6 کے تحت مقرر کیا گیا ہے۔ دفعہ 7 کی ذیلی فقرہ (ب) میں کہا گیا ہے کہ اس قانون کے تحت اسپیشل جج کے ذریعے خصوصی طور پر زیر سماعت کسی مقدمے کی سماعت کرتے وقت وہ کسی دوسرے جرم کی بھی سماعت کرسکتا ہے جس کے ساتھ ملزم پر مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحت اسی مقدمے میں فرد جرم عائد کیا جاسکتا ہے۔ مذکورہ فوجداری قانون ترمیم ایکٹ کے آخری حصے میں کہا گیا ہے کہ تمام مقدمات دفعہ 7 کے تحت خصوصی جج کے ذریعے زیر سماعت ہوں جو ایکٹ کے آغاز سے فوراً پہلے کسی مجسٹریٹ کے سامنے زیر التوا تھے، اس طرح کے آغاز پر ایسے معاملات پر دائرہ اختیار رکھنے والے خصوصی جج کو مقدمے کی سماعت کے لیے بھیجا جائے گا۔ قانون کی مذکورہ بالا توضیعات کے مطابق، سٹی مجسٹریٹ اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لشکر کے سامنے زیر التواء مقدمات کو اس مقصد کے لیے تشکیل کردہ خصوصی جج کے پاس منتقل کر دیا گیا تھا جس کے سامنے انہیں کیس نمبر 3 سال 1953 اور نمبر 6 سال 1953 کے طور پر شمار کیا گیا تھا۔ استغاثہ کے ثبوت ختم ہونے کے بعد، 10 مارچ 1953 کو، خصوصی جج نے ان تمام توضیعات تحت الزامات مرتب کیے جن کے خلاف شکایت کی گئی تھی۔ 5 جون 1953 کے متفرق فیصلوں کے ذریعے، خصوصی جج نے مدعا علیہ کو مجموعہ تعزیرات بھارت کے دفعہ 409 کے تحت جرم کا مجرم پایا اور اسے تین سال کی سخت قید کی سزا سنائی۔ تاہم، اس نے مجموعہ تعزیرات بھارت کے ذیلی دفعہ 468 اور 477-اے کے تحت بری ہونے کا حکم جاری کیا۔۔ جہاں تک ایکٹ II سال 1947 کی دفعہ 5(2) کے تحت چارج کا تعلق ہے۔ خصوصی جج کا خیال تھا کہ انسداد رشوت ستانی کی روک تھام ایکٹ کی دفعہ 5 کے ذیلی دفعہ (4) کی توضیعات کے مطابق، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے عہدے سے نیچے کا کوئی بھی پولیس افسر، فرسٹ کلاس مجسٹریٹ کے حکم کے بغیر انسداد رشوت ستانی کی روک تھام ایکٹ کی دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت قابل سزا کسی بھی جرم کی تحقیقات نہیں کرے گا، اس کی تعمیل نہیں کی گئی تھی، شکایت کو ترجیح دینے کی بنیاد قائم نہیں کی گئی تھی اور اس وجہ سے، ایک غیر قانونی حیثیت تھی جس نے مقدمے چلانے کے لیے عدالت کے دائرہ اختیار کو متاثر کیا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ملزم پر اس جرم کے لیے مقدمہ نہیں چلایا جا سکا۔ اس طرح کا معاملہ ہونے کی وجہ سے، سماعت عدالت کی طرف سے بری ہونے کا کوئی باضابطہ حکم منظور نہیں کیا گیا تھا۔

مجموعہ تعزیرات بھارت کے دفعہ 409 کے تحت سزاؤں سے ناراض ہو کر مدعا علیہ نے مدھیہ بھارت کی عدالت عالیہ میں دو اپیلیں دائر کیں جنہیں اس عدالت نے مستحکم کیا، اور ایک مشترکہ فیصلے کے ذریعے عدالت نے سابقہ بری

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہونے کے نظریے کو لاگو کرتے ہوئے کہا کہ جب ایک بار انہی حقائق پر ٹرائل جج نے پایا کہ مدعاعلیہ کو انسداد رشوت ستانی کی روک تھام ایکٹ کی دفعہ 5(2) کے تحت کسی جرم کا مجرم نہیں پایا جاسکتا ہے۔ یہ اس جرم کے لئے بری ہونے کے مترادف تھا جس میں مجموعہ تعزیرات بھارت کے دفعہ 409 کے تحت کوئی سزا نہیں دی جاسکتی تھی۔اس لئے مدعاعلیہ کو بری کر دیا گیا تھا جیسا کہ پہلے ہی زکر کیا جاچکا ہے کہ ریاست کو بری کے احکامات کے خلاف اپیل کرنے کے لئے خصوصی اجازت دی گئی ہے۔

عدالت عالیہ کے نتیجے کی درستگی کو اپیل کنندہ کے وکیل نے ایک سے زیادہ طریقوں سے چیلنج کیا ہے۔سب سے پہلے، یہ دلیل دی جاتی ہے کہ انسداد رشوت ستانی کی روک تھام ایکٹ کی دفعہ 5(2) کے تحت جرم اور مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 409 کے تحت جرم ایک جیسے نہیں ہیں، اور ایسا معاملہ ہونے کی وجہ سے، انسداد رشوت ستانی کی روک تھام ایکٹ کی دفعہ 5(2) کے تحت خصوصی جج کا حکم بری ہونے کے مترادف ہے، پھر بھی یہ مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 409 کے تحت مدعاعلیہ کی سزا پر روک نہیں لگائے گا۔دوم، یہ نشاندہی کی جاتی ہے کہ جب ایک ہی مقدمے میں دو متبادل الزامات ہوتے ہیں جیسے کہ جن سے اب ہمارا تعلق ہے، تو ایک الزام کے تحت ملزم کو بری کرنا دوسرے پر اس کی سزا میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے؛ اور آخر میں یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ تحقیقات میں کوئی نقص غیر قانونی نہیں ہوگا جو مقدمے کی سماعت اور سزا کو کالعدم قرار دے گا اگر کارروائی اس طرح ختم ہو جاتی ہے۔

اس عدالت نے حال ہی میں اوم پرکاش گپتا بنام ریاست اتر پردیش میں فیصلہ دیا ہے کہ انسداد رشوت ستانی کی روک تھام ایکٹ II سال 1947 کی دفعہ 5(2) کے تحت قابل سزا مجرمانہ بدانتظامی کا جرم اور مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 409 کے تحت جرم کے جوہرم کے معنی اور مواد میں یکساں نہیں ہے۔مجرمانہ بدانتظامی کا جرم اس قانون سازی سے پیدا ہونے والا ایک نیا جرم ہے اور یہ مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 409 کو شامل یا محدود کے ذریعے سے منسوخ نہیں ہوتا۔ان اپیلوں کے مشترکہ فیصلے میں نتیجہ کا اظہار درج ذیل الفاظ میں کیا گیا ہے:-

"لہذا ہمارا نتیجہ یہ ہے کہ انسداد رشوت ستانی کی روک تھام ایکٹ کی دفعہ 5(1)(C) کے تحت بنایا گیا جرم دفعہ IPC405 کے تحت بنائے گئے جرم سے واضح اور الگ ہے اور اس لیے دفعہ 5(1)(سی) دفعہ 405 آئی پی سی کو منسوخ کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں ہوسکتا ہے"۔

مذکورہ بالا فیصلے کے پیش نظر، عدالت عالیہ کے قابل جج کا نظریہ ہے کہ دونوں جرائم ایک ہیں اور دونوں ہی غلط ہے، اور اگر ایسا ہے تو، مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 409 کے تحت مقدمے کی سماعت اور سزا پر کوئی اعتراض نہیں ہو

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and integrity of this document

سکتا، چاہے اگرچہ مدعاعلیہ کو انسداد رشوت ستانی کی روک تھام ایکٹ II سال 1947 کی دفعہ 5(2) کے تحت جرم سے بری کر دیا گیا ہو۔ مجموع ضابطہ فوجداری کی دفعہ 403(1) صرف اسی جرم کے لیے بعد میں مقدمے کی سماعت سے منع کرتی ہے، یا ایسے حقائق پر کسی دوسرے جرم کے لیے جس کے لیے کسی ملزم شخص کے خلاف مجموع ضابطہ فوجداری کی دفعہ 236 کے تحت مختلف الزام لگایا گیا ہو، یا جس کے لیے اسے دفعہ 237 کے تحت مجرم قرار دیا گیا ہو جب اس طرح کے جرم کے لیے پہلے کی سزا یا بری ہونا نافذ رہے۔ یہ واضح ہے کہ دفعہ 403(1) کا موجودہ کیس کے حقائق پر کوئی اطلاق نہیں ہے، جہاں کئی جرائم کے لیے صرف ایک سماعت ہوا تھا، جن میں سے کچھ میں ملزم شخص کو بری کر دیا گیا تھا جبکہ ایک جرم میں سزا ہوگئی تھی ۔صرف اسی بنیاد پر عدالت عالیہ کا حکم کالعدم قرار دیا جا سکتا ہے۔ عدالت عالیہ نے بری ہونے کے حکم کے لیے آئین کے آرٹیکل 20 پر بھی انحصار کیا لیکن یہ آرٹیکل لاگو نہیں ہوسکتا کیونکہ مدعا علیہ کے خلاف مقدمہ نہیں چلایا گیا تھا جبکہ اس پر پہلے ہی مقدمے کی سماعت میں اسی جرم میں مقدمہ چلایا گیا تھا اور اسے بری کر دیا گیا تھا اور اس کے لئے آرٹیکل 20 میں مذکور معروف کہاوت "نیمو ڈیبیٹ بس ویکساری، بی کانسٹیٹ کیوریس کو ڈیسیٹ پرو وونا ایٹ ایڈم کا سا" (کسی بھی شخص کو دوبارسزا نہیں دی جائے گی، اگر عدالت کو معلوم ہو کہ یہ ایک ہی ہے اور ایک ہی مقصد کے لیے ہے) لاگو نہیں ہوسکتا ہے۔

اپیل کنندہ کی جانب سے دوسری دلیل یہ ہے کہ جہاں ایک ہی مقدمے میں دو متبادل الزمات ہیں، حقیقت یہ ہے کہ ملزم کو ان مین سے ایک پر بری کر دیا گیا ہے، دوسرے پر سزا کو روک نہیں ہوگی، وہ بھی اچھی طرح سے قائم ہے۔ عام فقرہ ایکٹ کے دفعہ 26 کو اس تجویز کی حمایت میں مدد کے لیے بلایا جا سکتا ہے۔ دوہرے خطرے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ مندرجہ ذیل دفعہ 26 بیان کرتا ہے:-

"دو یا دو سے زیادہ تو قوانین کے تحت قابل سزا جرائم کے بارے میں توضیعات: جہاں دو یا دو سے زیادہ قوانین کے تحت کوئی عمل یا غلطی کا جرم بنتا ہے تو مجرم ان میں سے کسی ایک یا کسی بھی قانون کے تحت مقدمہ چلانے اور سزا پانے کا ذمہ دار ہوگا، لیکن اس کے لیے دو مرتبہ سزا پانے کا ذمہ دار نہیں ہوگا۔

لہٰذا ہماری رائے ہے کہ اس مقدمے کے بارے میں قابل ججوں کا نقطہ نظر بھی غیر مستحکم ہے۔

اس کے پیش نظر جو کچھ اوپر بیان کیا گیا ہے، اپیل کنندہ کے قابل وکیل کی آخری دلیل سے نمٹنا غیر ضروری ہے سوائے اس کے کہ خصوصی جج کے پاس انسداد رشوت کی روک تھام ایکٹ سال 1947 کی دفعہ 7 کے تحت ملزم شخص پر مقدمہ چلانے کا دائرہ اختیار تھا۔

نتیجہ یہ ہے کہ اپیلیں کامیاب ہو جاتی ہیں، مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 409 کے تحت مدعا علیہ کو جرم سے بری

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document